B.A (H) Part-II
Paper III

آبِ حیات اور محمد حسین آزاد

شمس العلما مولوی محمد حسین آزاد عربی، فارسی کے جید عالم تھے۔ ترکی زبان میں بھی کافی دسترس حاصل تھی۔ سنسکرت اور بھاشا سے بھی واقف تھے انگریزی شاعری کے رنگ اور انگریزی نثر کے اسلوب کو خوب سمجھتے تھے۔ لسانیات کے ذوق پر ان کی تصنیف سخندانِ فارس شاہد ہے اور ادبی ذوق و تحقیق پر آبِ حیات گواہ ہے۔ اس طرح ان میں وہ تمام اوصاف جمع تھے جو اردو کے کسی ادیب کی کامیابی کے ضامن اور عظمت کا ثبوت ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے اردو کے شعر و ادب کا جائزہ لیکر ہمیں بتایا کہ اس میں کیا کیا خامیاں ہیں اور کن کن چیزوں کی کمی ہے اور خود ساری عمر ان خامیوں کو دور اور ان کمیوں کے ازالہ میں ہمہ تن مصروف رہے۔

محمد حسین آزاد کے علمی، لسانی کارناموں کے علاوہ ان کی درسی اور تعلیمی کتابوں کی تعداد بھی بہت لمبی ہے ان میں سے اردو کی پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی کتاب کا مجموعہ اردو کی پہلی کتاب کے نام سے ڈاکٹر اسلم فرخی نے مرتب کیا ہے اور ترقی اردو بورڈ کراچی نے اس کا ایک نفیس اڈیشن 1963 میں شائع کیا ہے محمد حسین آزاد نے اس کا مقدمہ " آزاد کی درسی کتابیں " کے عنوان سے لکھا ہے جس میں اس کتاب کی اہمیت افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> " آقائے اردو، آزاد صرف عظیم المرتبت انشاپرداز ہی نہیں اہم تعلیمی مصنف بھی ہیں۔ انہوں نے درسی کتابوں میں ادب اور افادیت کو جس خوبی سے ہم آہنگ کیا ہے وہ ان کے بعد کسی اور سے ممکن نہ ہوا۔ "

محمد حسین آزاد ~~کی اس کتاب~~ کی اس کتاب میں اسلم فرخی نے ان کی پچیس درسی کتابوں کی فہرست دی ہے جن میں عربی، فارسی کے علاوہ ترکی زبان کی کتابیں بھی شامل ہیں۔ مقدمہ کی ابتدا آزاد کی ایک تحریر سے کی گئی ہے جو اس طرح ہے۔

> " بڑا حصہ عمر گراں بہا کا سررشتۂ تعلیم کی ابتدائی کتابوں کی تصنیف میں صرف ہوا۔ وہ کتابیں نام کو ابتدائی ہیں، مگر مجھ سے انہوں نے انتہا سے بڑھ کر محنت لی جاننے والے جانتے ہیں کہ جب تک انسان خود بچہ نہ بن جائے تب تک بچوں کے مناسب حال کتاب نہیں لکھ سکتا۔ پھر انہیں بار بار کاٹنا اور بنانا، لکھنا اور مٹانا، بڑھا ہوکر بچہ بنا پڑا۔ پھرتے، چلتے، جاگتے سوتے بچوں ہی کے خیال میں رہا۔ مہینوں نہیں بلکہ برسوں صرف ہوئے

جب وہ بچوں کے کھلونے تیار ہوتے جیسے پیارے اہلِ وطن! تمہاری خدمت نہ کی تمہارے بچوں کی خدمت کی۔"

محمد حسین آزاد کو جدید اردو نظم کا بانی اور مجدد کہا جاتا ہے۔ کیونکہ موضوعاتی نظم نگاری اور نیچرل (Natural) شاعری کا آغاز وابتدا انہی کے ہاتھوں ہوا۔ آپ ماہر فلالوجی (Philology) بھی تھے۔ لغت، علم زبان، علم لسان، ادبی، سماجی اور ثقافتی تاریخ پر دسترس رکھتے تھے بلکہ علم الانسان اور زبان کی تحقیق پر بھی کمال قدرت رکھتے تھے۔

آبِ حیات محمد حسین آزاد کی شاہکار تصنیف ہے۔ اس میں مشہور و معروف شعراء کے حالات مع نمونہ کلام اور تو صوف کے دلچسپ اور عالمانہ تنقید کے نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس سے قبل اس نوعیت کا تذکرہ کسی نے نہ لکھا۔ محمد حسین آزاد نے آبِ حیات کو صرف تحریر میں لاکر جدید تذکرہ نگاری کی داغ بیل ڈالی ہے۔ معلومات سے لبریز ہونے کے علاوہ اس کی خوبصورتی و خوبی اس کی عدیم المثال طرز عبارت ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس کتاب سے تنقید کا صحیح معیار اردو میں قائم ہوا۔

محمد حسین آزاد نے اس کتاب کو پانچ ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ شاعر کے احوال و کوائف، حیات و خدمات کو قلمبند کرنے میں جو پر لطف اور دلچسپ اسلوب بیان اپنایا ہے اس کے موجد ہو جد اور خاتم ہیں۔ آبِ حیات اردو کی ادبی تاریخ کا وہ سنگِ میل اور وہ سند ہے جو اردو کی تمام ادبی تاریخوں کی عمارت اسی پر کھڑی ہے۔ آبِ حیات اردو شاعری کی محض تاریخ ہی نہیں بلکہ عہد ماضی کو از سر نو ہمارے سامنے لاکھڑا کر دیا ہے انہوں نے اس کتاب میں ہر شاعر کی تصویر ہمارے سامنے کھینچ دی ہے۔

ڈاکٹر محمد عمران

Assistant Professor, department of urdu.
S.S. College Jehanabad